از عدالتِ عظمیٰ

متھونی متھائی

بنام

میسرز ہندوستان آرگینک کیمیکلز لمیٹڈ و دیگر

تاریخ فیصلہ: 25، اپریل 1995

[آر ایم سہائے اور این پی سنگھ، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر XXI- قاعدہ 1-ڈگری پر عمل درآمد- مدیون-زرِ ڈگری -عدالت کے حکم کے مطابق ڈپازٹ— قرض دہندہ کو تخصیص کے طریقے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں دی گئی- قرار پایا کہ سود کے لیے تخصیص درست ہے-اثر، سال 1976 ترمیم پر غور کیا گیا۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 کے تحت منظور کردہ ایوارڈ میں نرخ بازار میں اضافہ، 15 فیصد پر سولٹیم اور اضافی رقم پر 4 فیصد سود شامل تھا۔ اپیل کنندہ، ریاست اور کمپنی کی طرف سے دائر کر اس اپیل میں، نرخ بازار میں اضافے کی تصدیق کی گئی تھی لیکن اپیل کنندہ کو مزید پوری نرخ بازار کے 30 فیصد پر معاوضہ، حصول اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1984 کی دفعہ 23 (1-اے) کے تحت اضافی معاوضہ اور ترمیم شدہ دفعہ 28 کے تحت سود دیا گیا تھا۔ کمپنی نے خصوصی اجازت عرضی کے ذریعے عدالت عالیہ کے حکم کو عدالت عظمیٰ کے سامنے چیلنج کیا جس نے کمپنی کی طرف سے ادا کیے جانے والے بڑھے ہوئے معاوضے، معاوضے اور سود کی وصولی پر روک لگانے کا حکم منظور کیا۔ نتیجتاً مدعا علیہ نے کوئی رقم جمع نہیں کی اور حکم کی وضاحت کے لیے درخواست دائر کی جسے یہ مشاہدہ کرتے ہوئے نمٹا دیا گیا کہ جو حقیقت میں روک دیا گیا ہے وہ معاوضے کی تقسیم ہے جس حد تک اسے عدالت عالیہ کے ذریعے ترمیم شدہ ایکٹ 1984 کا حوالہ دے کر بڑھایا گیا ہے۔ وضاحت میں شامل نہ ہونے والا پورا معاوضہ ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے 9 جنوری 1988 کو رقم جمع کرائی۔ 12 ستمبر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1989 کو اپیل خارج ہونے کے بعد اپیل کنندہ نے ڈگری پر عمل درآمد کیا اور دعوی کیا کہ مدعاعلیہ کی طرف سے واجب الادا رقم کے لیے جمع کی گئی رقم کو کاٹنے کے بعد، وہ عدالت کی ہدایت کے مطابق سود کے ساتھ بقایا رقم ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اس بنیاد پر اعتراض کیا گیا کہ مدعاعلیہ نے زرِڈگری جمع کرنے کے بعد وہ صرف وہی رقم ادا کرنے کا ذمہ دار ہے جس پر اس عدالت نے روک لگا دی تھی، یعنی ترمیم ایکٹ، سال 1984 کے ذریعے اضافہ اور اس پر سود۔ عمل درآمد عدالت نے درخواست کی اجازت دے دی۔ نظر ثانی پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ آرڈر XXI قاعدہ 1 میں ترمیم کے باوجود اس عدالت کی طرف سے غیر ترمیم شدہ شق پر مقرر کردہ اصول لاگو ہوتا ہے جہاں مدیون نے یہ واضح نہیں کیا کہ جمع کی گئی رقم کو کس طرح مختص کیا جانا ہے۔ لیکن اس اصل رقم کو اس معاملے میں دستیاب نہیں ٹھہرایا گیا تھا، کیونکہ اس عدالت نے مدعاعلیہ کو ریفرنس عدالت کی طرف سے دی گئی رقم جمع کرنے کی ہدایت کی تھی اور جس چیز پر روک لگائی گئی تھی وہ عدالت عالیہ کی طرف سے کی گئی اضافہ تھی، مدعاعلیہ کی طرف سے 9 جنوری 1988 کو کی گئی جمع رقم اصل اور سود دونوں کے ساتھ ساتھ حوالہ عدالت کی طرف سے دی گئی لاگت کے اطمینان میں تھی۔

اس عدالت میں اس سوال پر اپیلوں میں کہ آیا اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم کے مطابق مدیون کی طرف سے جمع کی گئی زرِڈگری کو پہلے واجب الادا اصل رقم کے ساتھ ایڈجسٹ کیا جانا تھا یا سود اور دیگر الزامات کے خلاف:

اپیلوں کی اجازت دینا اور عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. عدالت عالیہ کا یہ استدلال کہ چونکہ ڈپازٹ اس عدالت کے حکم کے مطابق کیا گیا تھا، یہ سمجھا جائے گا کہ ڈپازٹ اصل کی طرف تھا، درست نہیں لگتا۔ حقیقت میں، جمع کرنے کی کوئی ہدایت نہیں تھی۔ عدالت نے صرف کشیدگی بڑھانے کے حوالے سے عبوری حکم دیا۔ لہذا، فیصلہ کن قرض دہندہ قانون کے مطابق زرِڈگری جمع کرنے کا پابند تھا۔ اور یہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر XXI، قاعدہ 1 کے ذریعے فراہم کیا گیا ہے۔ لیکن محض کسی نوٹس اور اطلاع کی عدم موجودگی میں جمع کرنا کہ اسے اصل کے لیے جمع کیا جا رہا ہے، یہ ڈگریدار پر تھا کہ وہ اسے واجبات کے لیے مختص کرے۔

2. عدالتوں کے ذریعے منظور کیے گئے ڈگریوں کے لیے، 1976 سے پہلے غیر ترمیم شدہ آرڈر XXI قاعدہ 1 میں التزام کیا گیا تھا اور یہ فراہم کیا گیا تھا کہ رقم اس عدالت میں جمع کی جائے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

جس کا فرض ڈگریوں پر عمل درآمد کرنا تھا۔ ذیلی قاعدہ 2 کے ذریعے مزید یہ فراہم کیا گیا تھا کہ جہاں ذیلی قاعدہ(i) کی شق (a) کے تحت کوئی ادائیگی کی گئی تھی، اس طرح کی ادائیگی کا نوٹس ڈگری دار کو دیا جانا تھا۔ ترمیم شدہ ذیلی قاعدہ (2) اس شک کو دور کرتا ہے کہ آیا کوئی مدیون تحریری نوٹس کے ذریعے ڈگری دار کو مطلع کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں ہے یہاں تک کہ عدالت میں براہ راست یا تصدیق شدہ ڈاک کے ذریعے جمع کرنے کے سلسلے میں بھی۔ 'یا تو براہ راست عدالت کے بذریعے یا واجب الادا اندراج شدہ پوسٹ انکلجمنٹ کے بذریعے' کے بیان محاورہ کو شامل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فیصلہ دینے والے قرض دہندہ کو نہ صرف ادائیگی کا نوٹس دینا چاہیے بلکہ اسے اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ حکم ڈگری دار کو نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ غیر ترمیم شدہ اور ترمیم شدہ توضیعات دونوں میں اصول کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر مدیون یہ چاہتا ہے کہ سود کا چلنا بند ہو جائے تو اسے تحریری طور پر مطلع کرنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ یہ ڈگریدار کو دیا گیا ہے۔ موجودہ معاملے میں رقم مدیون کے ذریعے جمع کی گئی تھی۔ لیکن ذیلی قاعدہ (2) کے مطابق کسی اطلاع اور تخصیص کے طریقے کے اشارے کی عدم موجودگی میں، ادائیگی کو اصل کے لیے مختص نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ ڈگری دار اسے قبول نہ کرے۔

میگھراج ودیگراں بنام مسمات بیابل ودیگراں، اے آئی آر (1970) ایس سی 161، پر انحصار کیا۔

سنٹرل ویئر ہاؤسنگ کارپوریشن، برہم پور بنام میسرس گووندا چودھری اینڈ سنز، اے آئی آر (1989) اڑیسہ 90 اور امپرو ومنٹ ٹرسٹ جند بنام نریندر کمار، اے آئی آر (1990) پی اینڈ ایچ 326 کا حوالہ دیا گیا۔

میکا وینکٹا دری اپاراؤ بہادر زمیندار گارو ودیگراں بنام راجہ پارتھاسار تھی اپاراؤ بہادر زمیندار گارو، اے آئی آر (1922) پی سی 233 اور رائے بہادر سیٹھ نیمی چند بنام سیٹھ رادھا کشن ودیگراں، اے آئی آر (1922) پی سی 67 نے منظوری دی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5117، سال 1995 وغیرہ وغیرہ۔

سی آر پی نمبر 2229، سال 1991 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 10.4.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حاضر فریقین کے لیے جی وشونتھا آئیر، سی این سری کمار، سدھیر گوپی، رائے ابراہم، ایم ایم کشیپ، شریمتی بینی کرشنا، پی ٹی ماتھر اور ایم ٹی جارج۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

آر۔ ایم۔ سہائے، جسٹس کیرالہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ان اپیلوں میں غور کے لیے جو قانون کا سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم کے مطابق مدیون کی طرف سے جمع کی گئی زرِڈگری کو پہلی واجب الادا اصل رقم کے ساتھ ایڈجسٹ کیا جانا ہے یا سود اور دیگر الزامات کے خلاف۔

1985 میں عدالت کی طرف سے منظور کردہ حصول اراضی کے ایوارڈ کے تحت واجب الادا رقوم میں نرخ بازار میں اضافہ، سولٹیئم 15 فیصد اور اضافی رقم پر 4 فیصد سود شامل تھا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کراس اپیل میں، ریاست اور کمپنی نے بازار کی قیمت میں اضافے کی تصدیق کی لیکن اپیل کنندہ کو مزید پوری بازار کی قیمت کے 30 فیصد پر معاوضہ، حصول اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1984 کی دفعہ 23 (1-اے) کے تحت اضافی معاوضہ اور ترمیم شدہ دفعہ 28 کے تحت پہلے سال کے لیے 9 فیصد اور بعد کے سالوں کے لیے 15 فیصد سود دیا گیا۔ کمپنی نے اس عدالت میں خصوصی اجازت عرضی کے ذریعے عدالت عالیہ کے حکم کو چیلنج کیا جس میں مندرجہ ذیل اثر کے لیے ایک حکم منظور کیا گیا تھا:

"ترمیم شدہ ایکٹ 1984 کی توضیعات کے حوالے سے بڑھے ہوئے معاوضے کی قبولیت کے سوال تک محدود نوٹس جاری کرنا۔ فاضل اٹارنی جنرل نے ہمیں یقین دلایا کہ ایوارڈ میں جو معاوضہ دیا گیا ہے وہ یا تو ادا کر دیا گیا ہے یا ادا کیا جائے گا اور حاصل کردہ زمین کی حد کے باوجود معاوضے کی یکساں شرح کو اپنانے کی اہلیت پر غور کیا جائے گا۔"

بعد میں عدالت نے حکم امتناع منظور کیا جس کا متن درج ذیل تھا:-

"ایل اے اے نمبر میں ایرناکولم میں کیرالہ عدالت عالیہ کے یکم اگست 1986 کے فیصلے اور حکم کے مطابق درخواست گزار کے ذریعے قابل ادائیگی بڑھے ہوئے معاوضے، سولٹیئم اور سود کی وصولی، جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے، اس پر روک لگا دی گئی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس عدالت کی طرف سے دیے گئے حکم امتناع کے نتیجے میں مدعاعلیہ نے کوئی رقم جمع نہیں کی۔ لہذا، اپیل کنندہ نے حکم کی وضاحت کے لیے درخواست دائر کی جسے 7 دسمبر 1987 کو مندرجہ ذیل مشاہدات کے ساتھ نمٹادیا گیا:

"فریقین کے لیے فاضل مشورے سنے۔ ہمارا حکم معاوضے کے دعووں پر کوئی روک نہیں لگاتا جیسا کہ حصول اراضی کے افسر نے دیا ہے اور جیسا کہ کیرالہ حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 20 کے تحت ریفرنس کورٹ نے بڑھایا ہے۔ جس چیز پر اصل میں روک لگائی گئی ہے وہ معاوضے کی تقسیم ہے جس حد تک اسے عدالت عالیہ کے ذریعے ترمیم شدہ ایکٹ 1984 کا حوالہ دے کر بڑھایا گیا ہے۔ ہماری موجودہ وضاحت میں شامل نہیں ہونے والا پورا معاوضہ بغیر کسی ضمانت کا مطالبہ کیے چھ ہفتوں کے اندر ادا کیا جائے گا۔ سی ایم پی کو ٹھکانے لگا دیا گیا ہے۔"

7 دسمبر 1987 کو حکم کی وضاحت کے بعد مدعاعلیہ نے 9 جنوری 1988 کو رقم جمع کرائی۔ اپیل 12 ستمبر 1989 کو خارج کر دی گئی۔ اپیل خارج ہونے کے بعد، اپیل کنندہ نے اکتوبر 1989 میں ڈگری نامہ پر عمل درآمد کیا اور دعوی کیا کہ مدعاعلیہ کی طرف سے واجب الادا رقم کے لیے جمع کی گئی رقم کو کاٹنے کے بعد، وہ عدالت کی ہدایت کے مطابق سود کے ساتھ بقایا رقم ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اس پر اعتراض کیا گیا کیونکہ مدعاعلیہ نے زرِ ڈگری جمع کرادی ہے اور وہ صرف وہی رقم ادا کرنے کا ذمہ دار ہے جس پر اس عدالت نے روک لگادی تھی، یعنی ترمیم ایکٹ، سال 1984 کے ذریعے اضافہ اور اس پر سود۔ اپیل کنندہ اور مدعاعلیہ دونوں نے بیان دائر کیا جس میں ان کے ذریعہ حاصل کردہ اعداد و شمار کا حساب دکھایا گیا ہے۔ عمل درآمد عدالت نے میگھراج و دیگراں بنام مسماتہ بیابل و دیگراں، اے آئی آر (1970) ایس سی 161 میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ تناسب پر درخواست کی اجازت دی۔ مدعاعلیہ کی طرف سے دائر کردہ نظر ثانی میں حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر XXI قاعدہ 1 میں 1976 میں ترمیم کی گئی تھی، پھر بھی اس عدالت کی طرف سے غیر ترمیم شدہ دفعات پر مقرر کردہ اصول اب بھی لاگو ہوتا ہے جہاں مدیون نے یہ واضح نہیں کیا کہ جمع کی گئی رقم کو کس طرح مختص کیا جانا تھا۔ لیکن اس اصول کو اس معاملے میں دستیاب نہیں ٹھہرایا گیا، کیونکہ اس عدالت نے مدعاعلیہ کو ریفرنس عدالت کی طرف سے دی گئی رقم جمع کرنے کی ہدایت کی تھی اور جس چیز پر روک لگائی گئی تھی وہ عدالت عالیہ کی طرف سے کی گئی اضافہ تھی، مدعاعلیہ کی طرف سے 9 جنوری 1988

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کو کی گئی جمع رقم اصل اور سود دونوں کے ساتھ ساتھ حوالہ عدالت کی طرف سے دی گئی لاگت کے اطمینان میں تھی۔عدالت نے فیصلہ دیا کہ جہاں عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم کے مطابق ڈپازٹ کیا جاتا ہے، فیصلہ کن قرض دہندہ کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ اس طریقے کی وضاحت کرے جس میں رقم مختص کی جانی چاہیے۔ سینٹرل ویئر ہاؤسنگ کارپوریشن، برہم پور بنام میسرس گووندا چودھری اینڈ سنز، اے آئی آر (1989) اڑیسہ 90 اور امپر وومنٹ ٹرسٹ، جند بنام نریندر کمار، اے آئی آر (1990) پی اینڈ ایچ 326 پر انحصار کیا گیا تھا۔

ڈگری دار کا یہ حق کہ وہ مدیون کی طرف سے جمع کی گئی رقم کو، یا تو عدالت میں یا باہر ادا کی گئی رقم کو، سود اور دیگر اخراجات کے لیے، منصفانہ اور ضرورت دونوں پر مبنی ہے۔عدالتوں اور قانون نے اس بات پر مثبت طور پر غور نہیں کیا ہے کہ کہاں مدیون مقررہ وقت کے اندر زرِ ڈگری ادا یا جمع نہیں کرتا ہے کیونکہ کسی کو اپنے کوتاہی کا فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے۔لہٰذا، عام اصول جس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جمع یا ادائیگی کی اجازت دی جائے اگر اسے جزوی طور پر واجب الادا سود وغیرہ کے ساتھ ایڈجسٹ کیا جائے۔ میکا وینکٹادری اپا راؤ بہادر زمیندار گارو ودیگراں بنام راجہ پارتھ سارتھی اپا راؤ بہادر زمیندار گارو، اے آئی آر (1922) پی سی 233 میں اس دلیل کی وضاحت اس طرح کی گئی تھی:-

"ایسی رقوم ہیں جو ایک طرف یا دوسری طرف قطعی تخصیص کے بغیر وصول کی جاتی ہیں، اور عام معاملات میں جو قاعدہ اچھی طرح سے قائم ہے وہ یہ ہے کہ ان حالات میں رقم کا اطلاق پہلے سود کی ادائیگی میں کیا جاتا ہے اور پھر جب وہ سرمائے کی ادائیگی میں مطمئن ہوتا ہے۔"

لیکن قانون یا یہاں تک کہ فریقین کے درمیان طے شدہ قرارداد بھی کسی خاص طریقے سے ادائیگی کی ایڈجسٹمنٹ کے لیے فراہم کر سکتا ہے۔کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 60 میں کہا گیا ہے کہ،

"جہاں مقروض نے مباشرت کرنے سے گریز کیا ہے اور کوئی اور حالات نہیں ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ادائیگی کس قرض پر کی جانی ہے، تو قرض دہندہ اپنی صوابدید پر اس کا اطلاق کسی بھی جائز قرض پر کر سکتا ہے جو اس کا مقروض ہے اور مقروض سے اس کی ادائیگی کے قابل ہے، چاہے اس کی وصولی فی الحال نافذ قانون کے ذریعہ مقدمات کی حد کے حوالے سے ممنوع ہو یا نہ ہو۔

دفعہ کے الفاظ واضح ہیں۔عدالتوں نے اس کی وسیع پیمانے پر تشریح کی ہے۔ قرض دہندہ کے حق کی رائے بہادر سیٹھ نیمی چند بنام سیٹھ رادھا کشن ودیگراں، اے آئی آر (1922) پی سی 76 میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالتی طور پر مزید وضاحت کی گئی تھی اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ قرض دہندہ فیصلے کے قرض دہندہ کی شرط پر ادائیگی قبول کرنے کا پابند نہیں تھا۔ عدالتوں کے ذریعے منظور کیے گئے ڈگریوں کے لیے، 1976 سے پہلے غیر ترمیم شدہ آرڈر XXI قاعدہ 1 میں التزام کیا گیا تھا اور یہ فراہم کیا گیا تھا کہ رقم اس عدالت میں جمع کی جائے جس کا فرض ڈگری پر عمل درآمد کرنا تھا۔ ذیلی قاعدہ 2 کے ذریعے مزید یہ فراہم کیا گیا تھا کہ جہاں ذیلی قاعدہ (1) کی شق (اے) کے تحت کوئی ادائیگی کی گئی تھی، اس طرح کی ادائیگی کا نوٹس ڈگری دار کو دیا جانا تھا۔ یہ وہ قاعدہ تھا جس کی تشریح میگھراج کے معاملے (اوپر) میں کی گئی تھی۔ عدالت نے مؤقف اختیار کیا کہ اگرچہ مدیون نے وقتاً فوقتاً واجب الادا رقم جمع کرتے ہوئے کہا کہ ادائیگی اصل کے لیے کی جا رہی ہے لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہ ہونے کی صورت میں کہ ڈگری دار کو جمع کی نوعیت کے بارے میں مطلع کیا گیا تھا یا ڈگری دار نے اسے اصل کے لیے مختص کیا تھا، عام اصول لاگو ہوتا ہے اور مدیون کی طرف سے ادائیگیوں کو سود اور لاگت کے لیے مختص کیا جاسکتا ہے جیسا کہ میکا وینکٹادری کیس (اوپر) میں کیا گیا تھا۔ اب یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ کیا اس فیصلے میں طے شدہ اصول قاعدہ 1 کی ترمیم سے کمزور ہو جاتا ہے۔ ترمیم شدہ قاعدے کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:-

"آرڈر XXI.R.1-ڈگری کے تحت رقم ادا کرنے کے طریقے۔-

(1) ڈگری کے تحت قابل ادائیگی تمام رقم مندرجہ ذیل طور پر ادا کی جائے گی، یعنی:-

(a) عدالت میں جمع کر کے جس کا فرض ڈگری پر عمل درآمد کرنا ہے، یا پوسٹل منی آرڈر کے بذریعے یا بینک کے بذریعے اس عدالت کو بھیجنا ہے؛ یا

(b) عدالت سے باہر، ڈاک منی آرڈر کے بذریعے یا بینک کے بذریعے یا کسی دوسرے طریقے سے ڈگری دار کو جس میں ادائیگی کا تحریری ثبوت دیا گیا ہو؛ یا

(c) بصورت دیگر، جیسا کہ ڈگری نامہ بنانے والی عدالت ہدایت کرتی ہے۔

(2) جہاں ذیلی قاعدہ (1) کی شق (اے) یا شق (سی) کے تحت کوئی ادائیگی کی جاتی ہے، مدیون ڈگری دار کو عدالت کے بذریعے یا براہ راست تصدیق شدہ ڈاک کے بذریعے اس کا نوٹس دے گا۔

(3)...

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(4) ذیلی قاعدہ (1) کی شق (اے) یا شق (سی) کے تحت ادا کی گئی کسی بھی رقم پر سود، اگر کوئی ہو، ذیلی قاعدہ (2) میں مذکور نوٹس کی ادائیگی کی تاریخ سے ختم ہو جائے گا۔

ترمیم شدہ ذیلی قاعدہ (2) اس شک کو دور کرتا ہے کہ آیا کوئی مدیون تحریری نوٹس کے ذریعے ڈگری دار کو مطلع کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں ہے یہاں تک کہ عدالت میں براہ راست یا تصدیق شدہ ڈاک کے ذریعے جمع کرنے کے حوالے سے بھی۔ 'یا تو براہ راست عدالت کے بذریعے یا واجب الادا اندراج شدہ پوسٹ انکلجمنٹ کے بذریعے' کے بیان محاورہ کو شامل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فیصلہ کن قرض دہندہ کو نہ صرف ادائیگی کا نوٹس دینا چاہیے بلکہ اسے اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ حکم ڈگری دار کو نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ میگھراج کیس (اوپر) میں مقرر کردہ تناسب اب زیادہ سختی کے ساتھ لاگو ہوتا ہے۔ غیر ترمیم شدہ اور ترمیم شدہ توضیعات دونوں میں اصول کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر مدیون یہ چاہتا ہے کہ سود کا چلنا بند ہو جائے تو اسے تحریری طور پر مطلع کرنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ یہ ڈگری دار کو دیا گیا ہے۔ 1976 میں فیصلے کی حفاظت کے لیے شامل کیے گئے ذیلی قاعدہ (4) اور (5)- قرض دہندہ جمع یا ادائیگی کی تاریخ سے سود کی بندش کے لیے فراہم کرتا ہے۔ لیکن ذیلی قاعدہ (4) کے تحت سود کا خاتمہ صرف ادائیگی سے نہیں ہوتا بلکہ ذیلی قاعدہ (2) میں مذکور نوٹس کی خدمت کی تاریخ سے ہوتا ہے۔ اس مقدمے کے مقاصد کے لیے یہ فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا قرض دہندہ عدالت میں جمع ہونے کے بعد اصل رقم کے لیے رقم کو استعمال کرنے کا پابند تھا اور ڈپازٹ کی اطلاع ڈگری دار کو دی گئی تھی کیونکہ ایسا ظاہر نہیں ہوتا کہ مدعا علیہ نے کبھی اپیل گزار کو ڈپازٹ کے بارے میں کوئی نوٹس دیا تھا۔ یہ درست ہے کہ یہ رقم جنوری 1988 میں جمع کی گئی تھی۔ لیکن ذیلی قاعدہ (2) کے مطابق کسی اطلاع اور تخصیص کے طریقے کے اشارے کی عدم موجودگی میں، ادائیگی کو اصل کے لیے مختص نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ ڈگری دار اسے قبول نہ کرے۔ عدالت عالیہ کا یہ استدلال کہ چونکہ ڈپازٹ اس عدالت کے حکم کے مطابق کیا گیا تھا، یہ سمجھا جائے گا کہ ڈپازٹ اصل رقم کی طرف تھا، درست نہیں لگتا۔ حقیقت میں، جمع کرنے کی کوئی ہدایت نہیں تھی۔ عدالت نے صرف کشیدگی بڑھانے کے حوالے سے عبوری حکم دیا۔ لہٰذا، فیصلہ کن قرض دہندہ قانون کے مطابق زرِ ڈگری جمع کرنے کا پابند تھا۔ اور یہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر XXI، قاعدہ I کے ذریعے فراہم کیا گیا ہے۔ لیکن محض کسی نوٹس اور اطلاع کی عدم موجودگی میں جمع کرنا کہ اسے پرنسپل کے لیے جمع کیا جا رہا ہے، یہ ڈگریدار پر تھا کہ وہ اسے واجبات کے لیے مختص کرے۔ میگھراج کیس (اوپر) میں یہی بیان کیا گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دینے کی ایک اور وجہ ہے۔ ایک بار جب اپیل کا فیصلہ ہو گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ترمیم شدہ ایکٹ 1984 کے تحت دی گئی رقم قانون کی کسی غلطی سے متاثر نہیں ہے سوائے دفعہ 23(1-اے) کے تحت رقم کے، فریقین کو اسی عہدے پر منتقل کر دیا گیا جو وہ اس تاریخ پر تھے جب عبوری حکم دیا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، واجب الادا رقم اصل رقم پر ادا کی جانی تھی اور اس پر زور نہیں دیا جا سکتا کہ چونکہ مدعا علیہ نے اصل رقم جمع کر دی تھی اور اس لیے اصل رقم پر کوئی سود یا رقم کا حساب نہیں لگایا جا سکتا تھا۔

نتیجے میں، یہ اپیلیں کامیاب ہو جاتی ہیں اور ان کی اجازت دی جاتی ہے۔ عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور عمل درآمد عدالت کا حکم بحال کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ اپنی لاگت کا حقدار ہو گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document